# الأُصُولُ الثَّلَاثَةُ

## تین اصول

تالیف: شیخ محمد بن عبد الوہاب التمیمی رحمہ اللہ

ترجمہ: ابو مریم اعجاز احمد

أهل الأثر
العلم قبل القول و العمل
قول و عمل سے پہلے علم

# پیشِ لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

امابعد: دین کی بنیادوں کو جاننا ہر مسلمان پر فرض ہے تاکہ وہ علم اور بصیرت سے اپنے دین پر عمل کر سکیں۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: **طلب العلم فریضة علی کل مسلم** یعنی علم (دین) کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ دین کی بنیادیں تین اصولوں پر ہیں اور یہ ہیں اللہ تعالیٰ، اس کے دینِ اسلام اور اس کے رسول محمد ﷺ کی معرفت حاصل کرنا اور انہی کے بابت قبر میں سوال ہوں گے۔ اس مختصر سے رسالے میں شیخ محمد بن عبد الوھاب رحمہ اللہ نے ان بنیادی باتوں کو عوام الناس کے ہر طبقے کے لئے مناسب بہترین انداز میں دلائل کے ساتھ پیش کیا ہے جو آسان اور عام فہم ہے۔ اس طرح لوگ ان بنیادوں کو سیکھ لیں گے جو ان پر فرض عین ہے جن سے جاہل رہنے کی گنجائش کسی مسلمان کے لئے باقی نہیں رہتی۔ اس مختصر رسالے سے عوام الناس کو یہ بھی پیغام ملتا ہے کہ دین کی تعلیم، مسائل اور ان کے دلائل پر مبنی ہوتی ہے نہ کہ محض خیالی باتیں یا نامعلوم حکایات اور واقعات پر جو کہ شیخ رحمہ اللہ کے اسلوب سے واضح ہے۔ زیرِ نظر رسالہ الاصول الثلاثة کے نام سے معروف ہے اور یہ شیخ محمد بن عبد الوھاب رحمہ اللہ کا ایک اور رسالہ: ثلاثة الاصول وادلتها کا اختصار معلوم ہوتا ہے۔ اس رسالے کو شیخ عبد الرحمٰن بن محمد بن قاسم رحمہ اللہ نے الدرر السنیہ فی الاجوبة النجدیہ میں علمائے نجد کے رسالوں کے ساتھ جمع کیا ہے۔ اصل رسالہ الدرر السنیہ کے جلد ۱ صفحہ ۱۴۷ تا ۱۵۱ پر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف، اس کے مترجم، اس کو پڑھنے اور پڑھانے والوں پر رحمتیں نازل فرمائے اور اسے لوگوں کے لئے نفع بخش بنائے۔

کتبہ: ابو مریم اعجاز احمد

۵ ذو الحجہ ۱۴۴۷

پٹنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**الحمد لله رب العالمين و الصلاة والسلام على سيد المرسلين وإمام المتقين نبينا محمد وآله وصحبه أجمعين**

**أما بعد :**

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے، صلوۃ و سلام ہو رسولوں کے سردار اور متقیوں کے امام ہمارے نبی محمد ﷺ پر اور آپ کے تمام آل اور اصحاب پر۔

امابعد: جان لو، اللہ تمہیں اپنی رضامندی کے کاموں کے لئے توفیق دے، اور تمہیں اپنی نافرمانی کے کاموں سے بچائے، کہ ہر مسلمان مرد وزن پر تین بنیادوں کو جاننا اور ان کے مطابق عمل کرنا واجب ہے۔

## پہلی بنیادی بات

پہلی بنیادی بات کہ بندہ اپنے رب کو جانے۔ تو جب تم سے پوچھا جائے کہ اے مسلمان، تیرا رب کون ہے؟

تو کہو: میرا رب اللہ ہے، وہی جس نے اپنی نعمتوں سے میری پرورش کی، مجھے پیدا کیا اور وجود بخشا جبکہ میں کچھ نہیں تھا اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

**وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ**

یعنی: میرا اور تم سب کا پروردگار صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ تم سب اسی کی عبادت کرو، یہی سیدھی راہ ہے۔ (مریم: ٣٦)

اور جب تم سے پوچھا جائے، تم اپنے رب کو کیسے پہچانتے ہو؟

تو کہو: اس کی آیات اور اس کی مخلوقات سے۔

اس کی آیات سے پہچاننے کی دلیل، اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

وَمِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ

یعنی: اور دن رات اور سورج چاند بھی (اسی کی) نشانیوں میں سے ہیں تم سورج کو سجدہ نہ کرو نہ چاند کو بلکہ سجدہ اس اللہ کے لئے کرو جس نے سب کو پیدا کیا ہے اگر تمہیں اس کی عبادت کرنی ہے تو۔(فصلت:۳۷)

اس کی مخلوقات سے پہچاننے کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ

یعنی: بیشک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے سب آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کیا ہے پھر عرش پر قائم ہوا، وہ رات سے دن ایسے طور پر چھپا دیتا ہے کہ وہ رات اس دن کو جلدی سے آلیتی ہے اور سورج اور دوسرے ستاروں کو پیدا کیا ایسے طور پر کہ سب اس کے حکم کے تابع ہیں۔ یاد رکھو اللہ ہی کے لئے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا بڑی خوبیوں سے بھرا ہوا اللہ جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔(الأعراف:۵۴)

اور جب تم سے پوچھا جائے کہ تمہیں کس لئے اللہ نے پیدا کیا؟

تو کہو: مجھے اس نے اپنی عبادت اور اطاعت کے لئے پیدا کیا ہے۔ عبادت کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ

یعنی: میں نے جنات اور انسانوں کو محض اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں(الذاریات:۵۶)

اور اطاعت کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ

یعنی: اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اور تم میں سے اختیار والوں کی۔ پھر اگر کسی چیز پر اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ، اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول ﷺ کی طرف (النساء: ۵۹)۔ یعنی اللہ کی کتاب اور سنت رسول اللہ کی طرف لوٹاؤ۔

اور جب تم سے پوچھا جائے کہ کن چیزوں کا حکم اللہ نے تمہیں دیا ہے اور کن چیزوں سے تم کو روکا ہے؟

تو کہو: مجھے توحید کا حکم دیا ہے اور شرک سے روکا ہے۔

اور جن چیزوں کا حکم دیا ہے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

یعنی: اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے، وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔ (النحل: ۹۰)

اور جن چیزوں سے تمہیں روکا ہے، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا

یعنی: یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک مقرر کرے اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا۔ (النساء: ۴۸)

اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے: اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ

یعنی: یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اس کا ٹھکانا جہنم ہی ہے اور گناہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہو گا۔ (المائدہ: ۷۲)

## دوسری بنیادی بات

دوسری بنیادی بات، دین اسلام کے بارے میں جاننا ہے۔ جب تم سے پوچھا جائے کہ تمہارا دین کیا ہے؟

تو کہو: میرا دین اسلام ہے۔ اور یہ اللہ کے آگے خود سپردگی اور اسی کے حکم کو مان لینا ہے اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنا ہے۔ اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ

یعنی: بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین (ہی) اسلام ہے۔ (آل عمران:۱۹)

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

یعنی: جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہو گا۔ (آل عمران:۸۵)

ارکانِ اسلام: اسلام پانچ چیزوں پر مبنی ہے۔

پہلا: لا إله إلا الله کی گواہی دینا۔ یعنی اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں (کوئی سچا معبود نہیں) اور اس بات کی گواہی دینا کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ دوسرا: صلاۃ (نماز) قائم کرنا، تیسرا: زکوٰۃ ادا کرنا، چوتھا: صیامِ رمضان (یعنی رمضان کے روزے رکھنا) اور پانچوں: اللہ کے گھر (کعبہ) کا حج کرنا جس کے پاس استطاعت ہو۔ اور استطاعت میں راستے کے لئے توشہ (سامان) اور سواری کا ہونا شامل ہے۔

گواہی (شہادت) کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا ۢ بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُؕ

یعنی: اللہ تعالیٰ، فرشتے اور اہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عدل کو قائم رکھنے والا ہے، اس غالب اور حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ (آل عمران:۱۸)

اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا

یعنی: (لوگو) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ محمد ﷺ نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو (خوب) جانتا ہے۔ (الأحزاب:۴۰)

دوسرا: صلاۃ (نماز) قائم کرنا. اس دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

یعنی: یقیناً نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں پر فرض ہے۔ (النساء:۱۰۳)

تیسرا: زکوٰۃ ادا کرنا، اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

یعنی: آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ لیجئے، جس کے ذریعہ سے آپ ان کو پاک صاف کر دیں اور ان کے لئے دعا کیجئے بلاشبہ آپ کی دعا ان کے لئے موجب اطمینان ہے اور اللہ تعالیٰ خوب سنتا ہے جانتا ہے۔ (التوبہ:۱۰۳)

چوتھا: رمضان کے صیام (روزے) رکھنا، اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَۙ

یعنی: اے ایمان والو تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔( البقرہ:۱۸۳)

اور اگر تم سے پوچھا جائے کہ: کیا روزہ ایک مہینہ ہے؟

تو کہو: ہاں اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

**شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰی وَالۡفُرۡقَانِ ۚ فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡکُمُ الشَّهۡرَ فَلۡیَصُمۡهُ ؕ وَمَنۡ کَانَ مَرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ**

یعنی: ماہِ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پائے اور روزہ رکھنا چاہے، ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں یہ گنتی پوری کرنی چاہیے۔(البقرۃ:۱۸۵)

اور اگر تم سے پوچھا جائے کہ کیا روزہ رات میں ہے یا دن میں ہے؟

تو کہو: دن میں ہے اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

**وَکُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الۡخَیۡطُ الۡاَبۡیَضُ مِنَ الۡخَیۡطِ الۡاَسۡوَدِ مِنَ الۡفَجۡرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیۡلِ ۚ**

یعنی: اور تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے پھر رات تک روزے کو پورا کرو(البقرۃ:۱۸۷)

پانچواں: اللہ کے گھر کا حج کرنا، جو اس کی استطاعت رکھتا ہے(راستے سے مراد توشہ اور سواری ہے)اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

**وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الۡبَیۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَیۡهِ سَبِیۡلًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ**

یعنی: اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس طرف کی راہ پاسکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ تعالیٰ تمام دنیا سے بے پرواہ ہے۔ (آل عمران: ۹۷)

اور اگر تم سے پوچھا جائے کہ ایمان کیا ہے؟

تو کہو: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ، پر اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور تقدیر پر اس کی اچھی اور بری اللہ کی طرف سے ہونے پر ایمان لاؤ۔

اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ

یعنی: رسول ایمان لائے اس چیز پر جو اس کی طرف اللہ تعال کی جانب سے اترے اور مومن بھی ایمان لائے یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے، اور انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی، ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ (البقرۃ: ۲۸۵)

اور تقدیر پر ایمان کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ

یعنی: بیشک ہم نے ہر چیز کو ایک (مقررہ) اندازے سے پیدا کیا ہے۔ (القمر: ۴۹)

اور اگر تم سے پوچھا جائے کہ احسان کیا ہے؟ تو کہو کہ احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت ایسے کرو جیسا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

لنَّ اللهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ

یعنی: یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں اور نیک کاروں کے ساتھ ہے(النحل:۱۲۸).

اور اگر تم سے پوچھا جائے کیا پھر سے زندہ آٹھائے جانے کا انکاری کافر ہے؟

تو کہو: ہاں اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۭ وَذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ

یعنی: ان کافروں نے خیال کیا ہے کہ دوبارہ زندہ نہ کئے جائیں گے آپ کہہ دیجئے کیوں نہیں اللہ کی قسم! تم ضرور دوبارہ اٹھائے جاؤ گے پھر جو تم نے کیا اس کی خبر دیئے جاؤ گے اور اللہ پر یہ بلکہ آسان ہے۔(التغابن:۷)

## تیسری بنیادی بات

تیسری بنیادی بات: ہمارے نبی محمد ﷺ کو جاننا

جب تم سے پوچھا جائے کہ تمہارے نبی کون ہیں؟

تو کہو: محمد ﷺ جو عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم کے بیٹے ہیں اور ہاشم قریش میں سے تھے اور قریش کنانہ میں سے اور کنانہ عرب میں سے اور عرب اسماعیل بن ابراہیم علیہ السلام کے اولاد میں سے تھے، ان پر اور ہمارے نبی محمد ﷺ پر درود و سلام ہو۔

اور جب تم سے پوچھا جائے کہ کیا نوح علیہ السلام اور محمد ﷺ کہ درمیان اور رسول آئے ہیں؟

تو کہو: ہاں اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ ۚ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ

یعنی: ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو۔ پس بعض لوگوں کو تو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور بعض پر گمراہی ثابت ہوگئی پس تم خود زمین میں چل پھر کر دیکھ لو جھٹلانے والوں کا انجام کیسا کچھ ہوا؟ (النحل:٣٦)

اور جب تم سے پوچھا جائے کہ کیا ہمارے نبی محمد ﷺ انسان تھے؟

تو کہو: ہاں اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا

یعنی: آپ کہہ دیجئے کہ میں تو تم جیسا ہی ایک انسان ہوں (ہاں) میری جانب وحی کی جاتی ہے کہ سب کا معبود صرف ایک ہی معبود ہے، تو جسے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہیے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔ (الکہف:١١٠)

اور اگر تم سے پوچھا جائے کہ محمد ﷺ نے کتنی عمر پائی؟

تو کہو، تریسٹھ سال۔ ان میں چالیس سال نبوت سے پہلے گزارے اور تیئیس ٢٣ سال آپ نبی اور رسول رہے۔ آپ ﷺ سورت اقراء کے نزول کے ساتھ نبی بنائے گئے اور سورت المدثر کے نزول کے ساتھ رسول بنائے گئے۔ آپ ﷺ لوگوں کے پاس جاتے اور انہیں کہتے کہ اے لوگوں میں تم سب کی طرف بھیجا گیا اللہ کا رسول ہوں۔ مگر لوگ جھٹلاتے اور اذیت پہنچاتے یہاں تک کہ آپ کو مکہ سے نکال دیا اور کہا کہ یہ جادوگر اور جھوٹا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو آپ ﷺ پر نازل فرمایا:

وَاِنۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ رَيۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰى عَبۡدِنَا فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ ۖ وَادۡعُوۡا شُهَدَآءَكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ

یعنی: ہم نے اپنے بندے پر جو کچھ اتارا ہے اس میں اگر تمہیں شک ہو اور تم سچے ہو تو اس جیسی ایک سورت تو بنالاؤ، تمہیں اختیار ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے مددگاروں کو بھی بلالو۔ (البقرۃ:۲۳)

آپ ﷺ کا شہر مکہ تھا جہاں آپ کی پیدائش ہوئی اور آپ نے مدینہ کے طرف ہجرت کی اور وہیں آپ کی وفات ہوئی اور وہیں آپ دفن کئے گئے، لیکن آپ کا علم باقی ہے۔ جب محمد ﷺ نبی ہیں تو ان کی عبادت نہیں کی جاتی اور رسول ہیں تو ان کو جھٹلایا نہیں جاتا۔ بلکہ ان کی اطاعت اور اتباع (فرمانبرداری) کی جاتی ہے۔ صلوات اللہ وسلامہ علیہ (اللہ کے طرف سے آپ ﷺ پر صلاۃ وسلام ہو) والحمد للہ رب العالمین۔

أهل الأثر

العلم قبل القول و العمل

قول و عمل سے پہلے علم